ماہ صفر

تحریر:۔ مولانا محمد منشاء کاشف۔ فیصل آباد

ماہ صفر المظفر کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ صفر سے ماخوذ ہے جس کے معنی خالی کے ہیں۔ چونکہ زمانہ جاہلیت میں عرب اس ماہ میں لڑائی پر جاتے تھے اور مکانوں کو خالی چھوڑ جاتے تھے۔ اس لئے اس کا نام صفر ہوا۔ قرآن و حدیث میں اس ماہ کی کوئی خاص فضیلت نہیں آئی ہے اور نہ کوئی خاص عبادت اس مہینہ میں ہے۔ بعض لوگ اس ماہ کو تیرہ تیزی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق اس ماہ کے ابتدائی تیرہ دن نہایت منحوس ہوتے ہیں اس لئے وہ اس ماہ کو نامبارک جانتے ہیں اور اسی وجہ سے اس ماہ میں شادی بیاہ کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ تیرہویں تاریخ کو گھونگنیاں ابال کر کھاتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے نحوست سے بچاؤ ہو جائے گا۔ ایسا عقیدہ شرح کے خلاف ہے اور گناہ بھی ہے نیز بد فالی لینا شرعاً منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جاہل عرب اس مہینہ کو نامبارک سمجھتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا عدوی ولا ھامة ولا صفر۔

مرض کا لگنا یا بد فالی لینا اور صفر کا خیال کرنا ان کی کوئی حقیقت و اصلیت نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

کسی وقت یا زمانہ یا مہینہ کو برا جاننا اور اس کے متعلق سخت اور رکیک الفاظ نکالنا گویا اس کو سب و شتم اور گالی دینا ہے۔ اس کے متعلق ارشاد نبویؐ ہے کہ خدائے عزوجل نے فرمایا کہ بنی آدمؑ زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے منحوس سمجھ کر گالی دیتا ہے۔ اس کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ خدائے عزوجل نے فرمایا کہ بنی آدم زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے منحوس سمجھ کر گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ خود خدا کا بنایا ہوا ہے اور اسی کے حکم سے شب و روز آتے جاتے ہیں اسی رفتار پر ماہ و سال بنتے ہیں۔ اس فرمان کا ارشاد یہ ہے کہ زمانہ کو گالی دینا یا اسے برا بھلا کہنا گویا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا اور گالیاں دیتا ہے (نعوذ باللہ) چنانچہ اب تک بعض لوگ آسمان کو مخاطب کر کے انقلاب کی نسبت کرتے ہیں اور برائی بھلائی کو آسمان زمانہ اور رات دن کی گردش کی طرف منسوب کرتے ہیں بے شک یہ عام انسانی ذہنی چیز تھی حقیقت خواہ کچھ ہی ہو لیکن جب رحمت دو جہاں ہادی جن و انسان صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے خیال و ذہنیت سے باز رکھا تو ایک امتی اور مومن کی شان یہ ہے کہ بلا چوں و چرا اور بغیر کسی پس و پیش کے تسلیم کرے جو صریح ایمان کی دلیل ہے ورنہ ایک امتی اور غیر امتی میں کیا فرق رہے گا عقل تو ہر دو کے پاس ہے انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باعث اپنی عقل پر فخر کر سکتا ہے۔ عقل کے تحت سب کچھ کرتا اور کر سکتا ہے۔ مگر احکم الحاکمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقابلہ میں عقل کو دخل نہ دینا ہی عقل و دانش اور دور اندیشی کا زبردست ثبوت ہے۔

آخری بدھ

ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ 'آخری بدھ کے متعلق یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اس روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض سے صحت یاب ہو کر سیر و تفریح کے لئے شہر سے باہر تشریف لے گئے تھے اور شرینی کھائی تھی۔ اس لئے ہم لوگ بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ یہ بات محض من گھڑت ہے اگر اسمیں کچھ بھی صداقت ہوتی تو احادیث میں اس کا ذکر ضرور ہوتا۔ جب کہ حدیثوں میں ہمارے محبوب رسول کریم ﷺ کے ہر چھوٹے بڑے فعل کا ذکر موجود ہے حتی کہ امہات المومنین کے ساتھ گھریلو زندگی وغیرہ کی باتیں تک بیان کی گئی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ یہ بات نہ لکھی جاتی حدیثوں کے علاوہ کسی مستند تاریخی کتاب

میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ بات محض منگھڑت ہی ہے اس کے برعکس کتب تواریخ سے یہ بات تو ثابت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس اخیر مرض میں مبتلا ہوئے اور جس میں انتقال فرمایا وہ مرض اسی ماہ صفر کے آخری بدھ ہی کے دن شروع ہوا تھا ملاحظہ ہو علامہ شبلی کتاب سیرۃ النبی جلد دوم اب غور کا مقام ہے کہ کیا مسلمانوں کی زیب دیتا ہے کہ جس روز ہمارے پیارے نبی ﷺ بیماروں اور اسی بیماری میں انتقال فرمایا ہو عین اسی دن مسلمان میلہ لگائیں شہر سے باہر سیر و تفریح کے لئے جائیں گے گویا تہوار منائیں قسم قسم کے کھانے طرح طرح کی مٹھائیاں پھل اور میوے وغیرہ کھائیں اور کھلائیں۔ خصوصاً عورتیں تو اس روز عیدین سے زیادہ بن سنور کر نکلیں اور عیدین سے بڑھکر خوشیاں منائیں پھر بھی دعویٰ یہ کہ ہم مسلمان ہیں رسول اللہ ﷺ کے عاشق اور فدائی ہیں ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچئے اور بتایئے کہ اگر کسی کا کوئی عزیز بیمار ہو اور اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو کیا وہ اپنے اس عزیز کے مرض الموت کے دن ایسی خوشیاں مناسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ کہے گا کہ واہ صاحب اس روز اگر ایسا کرونگا تو میرے عزیز و اقارب دوست و احباب سب نام دھریں گے اور بدنام کریں گے کی یہ اپنے عزیز کے مرنے کی خوشی مناتا ہے تو پھر جب ایک معمولی انسان واقعی کیلئے ایسا نہیں کیا جاسکتا اور ایسا کرنے والے کو مرنے والے کا دشمن سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر رحمت دوجہاں کے مرض الموت کے ابتدائی دن پر ایسی خوشیاں منانے والوں کو بھی دشمن رسول ﷺ نہ کہا جائے تو پھر کیا کہا جائیگا؟ کیونکہ کسی کی تکلیف پر دشمن ہی کو خوشی ہوسکتی ہے اور دشمن ہی خوشیاں مناسکتا ہے یا نادان۔ وہ لوگ جو اب تک لاعلمی کے باعث اس دن خوشیاں مناتے آئے ہیں۔ اب انہیں چاہیئے کہ آئندہ ایسی خوشیاں نہ منائیں جس سے دشمن رسول صلعم کہلائیں علاوہ ازیں اسلام علمی اور مدلل مذہب ہے اس لئے مسلمانوں کو اپنے اعمال وکردار میں علم حاصل کرنا چاہیئے۔

میرے مسلمان بھائی اور بہو! ذرا غور کرو کہ جو کام قرآن وحدیث سے ثابت ہو اور نہ خود رسول کریم ﷺ نے کیا ہو، نہ چاروں خلفاءؓ نے نہ تابعین اور نہ تبع تابعین اور نہ اماموں نے کیا ہو بھلا وہ کس طرح دینی اور شرعی ہوسکتا ہے۔ ایسے تمام کاموں کو شریعت میں بدعت کہا جاتا ہے بدعت کی برائی کے متعلق چند حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ سہیل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حوض کوثر پر موجود ہوگا۔ پھر جو شخص میرے پاس سے گزرے گا وہ میرے ہاتھ سے پانی پیئے گا اور وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ البتہ میری طرف ایسی قومیں بھی آئیں گی کہ میں ان کو پہنچانوں گا اور وہ مجھ کو پہنچانیں گی پھر میرے اور ان کے درمیان ایک رکاوٹ حائل کردی جائیگی میں کہوں گا یہ لوگ تو میرے ہیں یا میرے طریقہ کے ہیں اسکے جواب میں بتایا جائے گا۔ آپ کو معلوم نہیں۔ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کی ہیں (یہ سن کر) میں کہونگا وہ لوگ دور ہوں خدا کی رحمت سے دور انہوں نے میرے دین میں تبدیلی کی۔ (بخاری مسلم۔)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی لعنت اسکے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ اس کا نفلی عبادت مقبول ہوگی اور نہ فرضی۔ (طبرانی)

۳۔ حضرت حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول کریگا اور نہ نماز نہ زکوۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل بلکہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے میں بال۔ (ابن ماجہ)

۴۔ "من عمل عملا لیس علیه امرنا فهورد."

جو کوئی ایسا کام کرے گا جس کیلئے ہمارا کوئی حکم نہیں وہ مردود ہے۔ (بخاری)

۵۔ "من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهورد." (بخاری مسلم)

جو کوئی ایسا کام کرے جس کیلئے ہمارا کوئی حکم نہیں وہ مردود ہے۔ ابتداء میں حدیث ماہ صفر کے بارے میں بیان کی ہے۔ اس حدیث کے تحت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ فرماتے ہیں کہ یہ سب شرک کی رسمیں ہیں نیز ماہ صفر کی آخری بدھ کا تہوار بھی بے اصل اور بے بنیاد چیز ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اور وہ اپنے فضل وکرم سے تمام مسلمانوں کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ پر چلائے اور بدعتوں سے بچائے آمین!

فرمان رسول اللہ ﷺ

عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "کسی آدمی کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ دو پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان بغیر ان دونوں کی اجازت کے آکر بیٹھ جائے۔"